فتاویٰ امن پوری (قسط ۲۲۸)

غلام مصطفیٰ ظہیر امن پوری

سوال: چودہ آدمیوں نے مل کر دو گائیں قربانی میں ذبح کیں، کسی نے تعین نہیں کیا کہ اس کا حصہ کس گائے میں ہے، قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی صحیح ہے، نیت کافی ہے۔

سوال: مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

الْأَضْحٰى يَوْمَانِ بَعْدَ يَوْمِ الْأَضْحٰى .

''عیدالاضحیٰ کے دن کے بعد دو دن قربانی ہے۔''

(مؤطأ الإمام مالك : 487/2)

جواب: اس اثر کی سند صحیح ہے۔

سوال: غصب کردہ جانور کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: غصب کردہ جانور کی قربانی جائز نہیں، کیونکہ اللہ تعالیٰ صرف وہ صدقہ قبول کرتا ہے، جو طیب اور حلال مال سے کیا جائے۔ چوری یا ڈاکہ سے حاصل شدہ مال حرام ہے، لہذا یہ قربانی قبول نہیں۔

سوال: کیا ہرن کی قربانی جائز ہے؟

جواب: قربانی کے لیے جانور متعین ہیں، ہرن اگرچہ حلال ہے، مگر یہ ان جانوروں

میں سے نہیں، جن کی قربانی کی جاتی ہے۔

سوال: کیا عقیقہ میں ہرن ذبح کی جاسکتی ہے؟

جواب: عقیقہ میں ہرن ذبح نہیں کی جاسکتی، کیونکہ عقیقہ میں مسنون یہ ہے کہ بکری کی نسل ذبح کی جائے، البتہ بڑے جانور مثلاً اونٹ اور گائے کی گنجائش موجود ہے، کیونکہ عقیقہ بھی قربانی کی طرح ہے، چونکہ ہرن کی قربانی جائز نہیں، لہٰذا عقیقہ بھی جائز نہیں۔

سوال: تھن کٹے جانور کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے۔ تھن کا کٹا ہونا ان عیوب میں سے نہیں، جن کی موجودگی میں قربانی جائز نہیں۔

سوال: گھوڑے کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: گھوڑے کی قربانی جائز نہیں، گھوڑا اگر چہ حلال ہے، مگر یہ ان جانوروں میں سے نہیں، جن کی قربانی جائز ہے۔

سوال: خارش والے جانور کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے، یہ عیب قربانی میں مانع نہیں۔

سوال: کیا قربانی کا گوشت پکا کر فروخت کیا جاسکتا ہے؟

جواب: قربانی صدقہ ہے، اس کا گوشت فروخت کرنا جائز نہیں۔

سوال: رسولی والے جانور کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: جائز ہے، رسولی کا عیب قربانی میں مانع نہیں۔

سوال: جس جانور کی زبان کٹ جائے، کیا اس کی قربانی جائز ہے؟

جواب: جائز ہے، زبان کا کٹا ہونا قربانی کے لیے مانع نہیں۔

سوال: کیا عورت قربانی کر سکتی ہے؟

جواب: کر سکتی ہے۔

سوال: کیا نابالغ قربانی کر سکتا ہے؟

جواب: جی ہاں۔

سوال: جس جانور کی کھال پر بال نہ ہوں، اس کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: قربانی جائز ہے، یہ عیب مانع نہیں۔

سوال: پاؤں کٹے جانور کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

جواب: جس جانور کا پاؤں کٹا ہو، اس کی قربانی جائز نہیں، کیونکہ پاؤں کٹنے سے جانور لنگڑا کر چلتا ہے اور لنگڑے جانور کی قربانی جائز نہیں۔

❁ سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

أَرْبَعٌ لَا تَجُوزُ فِي الْأَضَاحِيِّ، الْعَوْرَاءُ بَيِّنٌ عَوَرُهَا، وَالْمَرِيضَةُ بَيِّنٌ مَرَضُهَا، وَالْعَرْجَاءُ بَيِّنٌ ظَلْعُهَا، وَالْكَسِيرُ الَّتِي لَا تُنْقِي .

''چار قسم کے جانوروں کی قربانی جائز نہیں: (۱) کانا (۲) واضح بیمار (۳) واضح لنگڑا (۴) شکستہ ولاغر۔''

(مسند الإمام أحمد : 84/4، سنن أبي داود : 2802، سنن النسائي : 4374، سنن التّرمذي : 1497، سنن ابن ماجه : 3144، وسندهٗ صحيحٌ)

اس حدیث کو امام ترمذی، امام ابن خزیمہ (۲۹۱۲)، امام ابن حبان (۵۹۱۹، ۵۹۲۲)، امام ابن الجارود (۴۸۱) اور امام حاکم رحمہ اللہ (۱/ ۴۶۷۔۴۶۸) نے ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے ان کی موافقت کی ہے۔

(سوال): کھانسی والے جانور کی قربانی کا کیا حکم ہے؟

(جواب): جائز ہے۔کھانسی قربانی میں مانع نہیں۔

(سوال): کیا ایام تشریق میں تکبیرات پڑھنا واجب ہے؟

(جواب): واجب نہیں، مستحب ہے۔

(سوال): ولدالزنا کے عقیقہ کا کیا حکم ہے؟

(جواب): ولدالزنا کا بھی ساتویں دن عقیقہ کرنا چاہیے۔

(سوال): عقیقہ کے دن بچے کے سر پر زعفران لگانا کیسا ہے؟

(جواب): مستحب ہے۔

❁ سیدنا بریدہ اسلمی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كُنَّا فِي الْجَاهِلِيَّةِ إِذَا وُلِدَ لِأَحَدِنَا غُلَامٌ ذَبَحَ شَاةً وَلَطَخَ رَأْسَهُ بِدَمِهَا، فَلَمَّا جَاءَ اللّٰهُ بِالْإِسْلَامِ كُنَّا نَذْبَحُ شَاةً، وَنَحْلِقُ رَأْسَهُ وَنُلَطِّخُهُ بِزَعْفَرَانٍ .

''زمانہ جاہلیت میں ہمارے ہاں بچہ پیدا ہوتا، تو ہم بکری ذبح کر کے اس کے سر پر خون لگاتے تھے، پھر جب اللہ تعالیٰ نے دین اسلام اتارا، تو ہم (بچے کی پیدائش کے ساتویں دن) بکری ذبح کرتے، بچے کا سر مونڈتے اور اس کے سر پر زعفران کا لیپ کرتے۔''

(سنن أبي داود: 2843، المستدرك للحاكم: 7594، وسندهٗ حسنٌ)

اس حدیث کو امام حاکم رحمہ اللہ نے بخاری و مسلم کی شرط پر ''صحیح'' کہا ہے، حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے موافقت کی ہے۔

(سوال): عقیقہ کے گوشت میں ہڈیاں توڑنا کیسا ہے؟

(جواب): عقیقہ کا جانور ذبح کرنے کے بعد گوشت بناتے ہوئے اس کی ہڈیاں توڑنا جائز ہے، ممانعت پر کوئی دلیل ثابت نہیں۔

(سوال): اگر ساتویں دن سے پہلے بچہ فوت ہو جائے، تو کیا اس کا عقیقہ ہے؟

(جواب): اس کا عقیقہ نہیں۔

(سوال): کیا عقیقہ کا گوشت شادی کے مہمانوں کو کھلانا جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): ولیمہ میں عقیقہ کا گوشت کھلانا کیسا ہے؟

(جواب): کوئی حرج نہیں۔

(سوال): بچہ ننہال میں ہے، تو کیا عقیقہ بھی ننہال میں کیا جائے گا؟

(جواب): عقیقہ کہیں بھی کیا جا سکتا ہے، عقیقہ کے وقت بچے کا موجود ہونا ضروری نہیں۔

(سوال): کیا کھانے سے پہلے ''بسم اللہ وعلی برکۃ اللہ'' پڑھنا ثابت ہے؟

(جواب): کھانے سے پہلے ''بسم اللہ'' پڑھنا صحیح احادیث سے ثابت ہے، البتہ ''وبرکۃ اللہ'' کا اضافہ کسی صحیح حدیث سے ثابت نہیں۔ اس کا پڑھنا جائز نہیں۔

(سوال): مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

خُبْزٌ وَلَحْمٌ وَتَمْرٌ وَبُسْرٌ وَرُطَبٌ إِذَا أَصَبْتُمْ مِثْلَ هٰذَا فَضَرَبْتُمْ بِأَيْدِيكُمْ فَكُلُوا بِسْمِ اللّٰهِ وَبَرَكَةِ اللّٰهِ .

''جب آپ کو روٹی، گوشت، گدر کھجور، خشک کھجور اور پکی ہوئی تازہ کھجور (یا

ان) جیسی کوئی چیز پیش کی جائے اور اس کی طرف ہاتھ بڑھانے لگیں، تو ''بسم اللہ وبرکۃ اللہ'' پڑھ لیا کریں۔''

(المعجم الأوسط للطبراني : 2247، المستدرك للحاكم : 7084)

(جواب): سند ضعیف ہے۔ عبداللہ بن کیسان مروزی ''ضعیف'' ہے۔

(سوال): کھانے کا آغاز اور اختتام نمک پر کرنا کیسا ہے؟

(جواب): ثابت نہیں، اس بارے میں مروی روایات ضعیف و غیر ثابت ہیں۔

(سوال): کھانے کے بعد صرف ''الحمد للہ'' کہنا کیسا ہے؟

(جواب): مکمل دعا پڑھنی چاہیے، البتہ جسے دعا یاد نہیں، وہ ''الحمد للہ'' بھی کہہ سکتا ہے۔

❁ سیدنا ابواُمامہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم دستر خوان اٹھاتے، تو یہ دُعا پڑھتے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ كَثِيرًا طَيِّبًا مُّبَارَكًا فِيهِ، غَيْرَ مَكْفِيٍّ وَّلَا مُوَدَّعٍ وَّلَا مُسْتَغْنًى عَنْهُ، رَبَّنَا .

''ہر قسم کی پاکیزہ تر اور بابرکت حمد اللہ کے لیے ہے، اس کھانے سے کفایت کی جاسکتی ہے نہ اسے خیر آباد کہا جاسکتا ہے، اے ہمارے ربّ! نہ ہی اس سے بے نیازی دکھائی جاسکتی ہے۔''

(صحيح البخاري : 5458)

کھانے پینے کے بعد کئی مسنون دعائیں ثابت ہیں، ان میں سے کوئی بھی دعا یا ایک سے زائد دعائیں پڑھی جاسکتی ہیں۔

(سوال): مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❁ سیدنا معاذ بن انس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:
''جس نے کھانے کے بعد یہ دعا پڑھی:
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَنِي هٰذَا الطَّعَامَ، وَرَزَقَنِيهِ مِنْ غَيْرِ حَوْلٍ مِّنِّي وَلَا قُوَّة .
''تمام تعریفیں اس اللہ کے لیے جس نے مجھے کھانا کھلایا اور میری کسی بھی کوشش اور طاقت کے بغیر رزق عطا کیا۔''
اس کے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔''

(سنن أبي داود : 4023؛ سنن التّرمذي : 3458؛ سنن ابن ماجه : 3285)

جواب: سند ضعیف ہے۔ سہل بن معاذ بن انس متکلم فیہ راوی ہے۔

سوال: مندرجہ ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کھانا کھا لیتے تو یہ دُعا پڑھتے:
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِي اَطْعَمَ، وَسَقٰى وَسَوَّغَهٗ وَجَعَلَ لَهٗ مَخْرَجًا .
''تمام تعریفیں اللہ کے لئے، جس نے کھلایا، پلایا اور حلق سے اترنے والا بنایا اور پھر اس کے خروج کی راہ بنائی۔''

(سنن أبي داود :3851؛ عمل اليوم واللّيلة للنّسائي : 285)

جواب: اس کی سند صحیح ہے۔
اس حدیث کو امام ابن حبان رحمہ اللہ (5220) نے ''صحیح'' قرار دیا ہے۔

سوال: کیا ہر لقمہ اور گھونٹ پر ''الحمد للہ'' کہنا درست ہے؟

(جواب): ہر لقمہ اور گھونٹ پر ''الحمد للہ'' کہنا ثابت نہیں۔

کھانے اور پینے کے بعد حمد باری تعالیٰ پر مشتمل مسنون دعا پڑھنی چاہیے، یہ رضائے الٰہی کا باعث ہے اور باری تعالیٰ کی شکر گزاری کا بہترین اظہار ہے۔

❀ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِنَّ اللّٰهَ لَيَرْضٰى عَنِ الْعَبْدِ أَنْ يَأْكُلَ الْأَكْلَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا أَوْ يَشْرَبَ الشَّرْبَةَ فَيَحْمَدَهُ عَلَيْهَا .

''بندہ کھانے اور پانی کے بعد اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرے، تو اللہ تعالیٰ بندے سے راضی ہو جاتا ہے۔''

(صحيح مسلم : 2734)

(سوال): کیا سر ڈھانپے بغیر کھانا کھانا جائز ہے؟

(جواب): جائز ہے۔

(سوال): کھانا کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا کیسا ہے؟

(جواب): کھانے کے بعد انگلیاں چاٹنا مستحب ہے۔

❀ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

إِذَا أَكَلَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَمْسَحْ يَدَهُ حَتّٰى يَلْعَقَهَا أَوْ يُلْعِقَهَا .

''جب آپ میں سے کوئی کھانا کھائے، تو وہ ہاتھ صاف نہ کرے، یہاں تک کہ انگلیاں خود چاٹ لے، یا کسی کو چٹوا دے۔''

(صحيح البخاري : 5456، صحيح مسلم :2031)

اس میں کئی طبی فوائد بھی ہیں۔ حکما کہتے ہیں کہ کھانے کے بعد انگلیوں کو چاٹنا دل،

معدے اور دماغ کے امراض کے لیے مفید ہے۔

سوال: کیا کھانا کھاتے ہوئے برتن کو انگلیوں سے صاف کرنا مستحب ہے؟

جواب: کھانے کے آداب میں یہ بات بھی شامل ہے کہ کھانے کے برتن کو صاف کیا جائے، برتن میں اتنا کھانا ڈالا جائے، جتنی طلب ہے، اسے ضائع ہونے سے بچایا جائے، شادی بیاہ اور دیگر تقریبات کے موقعوں پر کتنا کھانا ضائع ہو جاتا ہے۔

کھانے کے بعد برتن صاف کرنا اور اسے انگلیوں سے چاٹنا مستحب سنت ہے۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ كَانَ إِذَا أَكَلَ طَعَامًا لَعِقَ أَصَابِعَهُ الثَّلَاثَ، قَالَ : وَقَالَ : إِذَا سَقَطَتْ لُقْمَةُ أَحَدِكُمْ فَلْيُمِطْ عَنْهَا الْأَذٰى وَلْيَأْكُلْهَا، وَلَا يَدَعْهَا لِلشَّيْطَانِ، وَأَمَرَنَا أَنْ نَسْلُتَ الْقَصْعَةَ، قَالَ : فَإِنَّكُمْ لَا تَدْرُونَ فِي أَيِّ طَعَامِكُمُ الْبَرَكَةُ .

''رسول اللہ ﷺ جب کوئی کھانا تناول فرماتے، تو تین انگلیوں کو چاٹتے تھے، نیز فرماتے: آپ میں سے کسی کا لقمہ نیچے گر جائے، تو وہ (اسے اٹھائے،) اس سے مٹی وغیرہ صاف کرے اور اسے کھالے، شیطان کے لیے نہ چھوڑے۔ نبی کریم ﷺ ہمیں برتن صاف کرنے کا حکم دیتے تھے، نیز فرماتے: آپ نہیں جانتے کہ آپ کے کس لقمہ میں برکت ہے۔''

(صحیح مسلم : 2034)

نیز جدید سائنس کے مطابق اس میں کئی طبی فوائد بھی ہیں۔

سوال: کیا دستر خوان اٹھانے سے پہلے کھانا کھانے والے اٹھ سکتے ہیں؟

جواب: اٹھ سکتے ہیں، ممانعت ثابت نہیں، اس بارے میں مروی روایات ضعیف وغیر ثابت ہیں۔

❁ سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے:

إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ نَهٰى أَنْ يُقَامَ عَنِ الطَّعَامِ، حَتّٰى يُرْفَعَ .

''بلاشبہ رسول اللہ ﷺ نے کھانے (کے دستر خوان) سے اٹھنے سے منع فرمایا ہے، یہاں تک کہ کھانا اٹھالیا جائے۔''

(سنن ابن ماجه : 3294)

سند ضعیف ہے۔

① منیر بن زبیر ''ضعیف'' ہے۔

② ولید بن مسلم تدلیس تسویہ کرتے تھے، سماع بالمسلسل ضروری ہے۔

③ مکحول کا سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا سے سماع ثابت نہیں۔

❁ حافظ بوصیری رحمہ اللہ نے اس کی سند کو ''ضعیف'' کہا ہے۔

(مصباح الزّجاجة : 13/4)

❁ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

إِذَا وُضِعَتِ الْمَائِدَةُ، فَلَا يَقُومُ رَجُلٌ، حَتّٰى تُرْفَعَ الْمَائِدَةُ، وَلَا يَرْفَعُ يَدَهٗ، وَإِنْ شَبِعَ، حَتّٰى يَفْرُغَ الْقَوْمُ، وَلْيُعْذِرْ، فَإِنَّ الرَّجُلَ يُخْجِلُ جَلِيسَهٗ، فَيَقْبِضُ يَدَهٗ، وَعَسٰى أَنْ يَكُونَ لَهٗ فِي الطَّعَامِ حَاجَةٌ .

''جب دستر خوان لگا دیا جائے، تو دستر خوان اٹھائے جانے تک کوئی شخص نہ

اٹھے، نہ اپنا ہاتھ روکے، اگر چہ وہ سیر ہو چکا ہو، یہاں تک کہ سب لوگ کھانے سے فارغ ہو جائیں، اسے خوب سیر ہو کر کھانا چاہیے، کیونکہ آدمی اپنے ساتھی سے شرم محسوس کرتے ہوئے اپنا ہاتھ روک لیتا ہے، جبکہ ممکن ہے کہ اسے ابھی کھانے کی حاجت ہو۔''

(سنن ابن ماجه : 3295)

سند سخت ضعیف ہے۔

① عبدالاعلیٰ بن اعین ''ضعیف'' ہے۔

② عبدالاعلیٰ کی یحییٰ بن ابی کثیر سے روایت منکر ہوتی ہے۔

❁ امام عقیلی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

عَبْدُ الْأَعْلَى بْنُ أَعْيَنَ عَنْ يَحْيَى بْنِ أَبِي كَثِيرٍ جَاءَ بِأَحَادِيثَ مُنْكَرَةٍ لَيْسَ مِنْهَا شَيْءٌ مَحْفُوظٌ .

''عبدالاعلیٰ بن اعین نے یحییٰ بن ابی کثیر سے منکر روایات بیان کی ہیں، ان میں سے کوئی بھی محفوظ نہیں۔''

(الضعفاء الكبير : 60/3)

یہ روایت بھی یحییٰ بن ابی کثیر سے ہے، لہٰذا منکر و غیر محفوظ ہے۔

عبدالاعلی کی متابعت علاء بن اسماعیل نے کی ہے، مگر وہ مجہول ہے۔

③ یحییٰ بن ابی کثیر مدلس ہیں، سماع کی تصریح نہیں کی۔

④ یحییٰ بن ابی کثیر کا عروہ بن زبیر سے سماع نہیں ہے۔

❁ اس حدیث کی سند کو حافظ بوصیری رحمہ اللہ نے ''ضعیف'' کہا ہے۔

(مصباح الزّجاجة : 14/4)

سوال: پانچ انگلیوں سے کھانا کیسا ہے؟

جواب: کھانا کھاتے ہوئے پانچ انگلیاں استعمال کرنا جائز ہے، اس کی ممانعت نہیں، البتہ تین انگلیوں سے کھانا مسنون و مستحب ہے۔

جیسا کہ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کی حدیث سے معلوم ہوتا ہے۔

(صحيح مسلم : 2034)

سوال: چمچ سے کھانا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، ممانعت نہیں۔

سوال: کیا روٹی کو قینچی سے کاٹنا جائز ہے؟

جواب: کوئی حرج نہیں۔

سوال: کیا روٹی کو چھری سے کاٹ سکتے ہے؟

جواب: روٹی کو چھری سے کاٹنا جائز ہے، اس کی ممانعت ثابت نہیں۔ اس بارے میں مروی روایات ضعیف و غیر ثابت ہیں۔

❀ سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

لَا تَقْطَعُوا الْخُبْزَ بِالسِّكِّينِ كَمَا تَقْطَعُهُ الْأَعَاجِمُ.

''روٹی کو چھری سے مت کاٹو، جیسا کہ عجمی لوگ کاٹتے ہیں۔''

(المعجم الكبير للطّبراني : 624، شعب الإيمان للبيهقي : 5606)

سند سخت ضعیف ہے۔

① عباد بن کثیر بصری ''ضعیف و متروک'' ہے۔

(۲) عطاء بن یسار کا سیدہ اُم سلمہ رضی اللہ عنہا سے سماع کا مسئلہ ہے۔

❀ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

نَهٰى رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَنْ يُقْطَعَ الْخُبْزُ بِالسِّكِّينِ وَقَالَ : أَكْرِمُوا الْخُبْزَ فَإِنَّ اللّٰهَ أَكْرَمَهٗ .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے روٹی کو چھری سے کاٹنے سے منع کیا، نیز فرمایا: روٹی کی عزت کریں، کیونکہ اللہ تعالیٰ بھی اس کی عزت کرتا ہے۔''

(الخلافيات للبيهقي : 448/2)

جھوٹی روایت ہے۔ ابو عصمہ نوح بن ابی مریم ''کذاب ووضاع'' ہے۔

❀ امام بیہقی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''موضوع'' کہا ہے۔

سوال: کیا انڈا کھانا جائز ہے؟

جواب: حلال جانور کا انڈا کھانا جائز ہے، کیونکہ جن جانوروں یا پرندوں کا گوشت حلال ہے، ان کا انڈا بھی بالا جماع حلال ہے، حلال جانوروں اور پرندوں میں کوئی عضو حرام نہیں، سوائے اس خون کے، جو ذبح کے وقت بہتا ہے۔

❀ زہدم جرمی رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

إِنَّ رَجُلًا، اعْتَزَلَ الدَّجَاجَ، وَقَالَ : رَأَيْتُهَا تَأْكُلُ شَيْئًا فَقَذِرْتُهَا، فَقَالَ أَبُو مُوسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَأْكُلُهٗ .

''ایک آدمی مرغ (کھانے) سے کنارہ کش ہو گیا اور کہنے لگا: میں نے اسے کچھ کھاتے دیکھا ہے، جس کی وجہ سے مجھے اس سے کراہت ہو گئی ہے، تو سیدنا

ابوموسی رضی اللہ عنہ نے فرمایا: میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا ہے، آپ صلی اللہ علیہ وسلم اسے کھا رہے تھے۔''

(صحيح البخاري : 5518، صحيح مسلم : 1649، المنتقى لابن الجارود : 888)

جب مرغی کھانا حلال ہے، تو اس کا انڈا بھی حلال ہے، کیونکہ انڈا بھی مرغی کا جزو ہے۔

❀ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

...... وَمَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ، فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً .

''......جو جمعہ کے دن پانچویں گھڑی میں آیا، گویا اس نے انڈا صدقہ کیا۔''

(صحيح البخاري :881، صحيح مسلم : 850)

اس حدیث سے بھی معلوم ہوا کہ انڈا حلال ہے، کیونکہ کسی مستحب عمل کی فضیلت میں حرام چیز صدقہ کرنے سے تشبیہ نہیں دی جا سکتی، کیونکہ حرام چیز کا صدقہ جائز نہیں۔

(سوال): بعض لوگ کہتے ہیں کہ کیلا کھاتے وقت اسے تین حصوں میں تقسیم کرنا چاہیے، کیا یہ بات ثابت ہے؟

(جواب): شریعت میں ایسی کوئی بات ثابت نہیں۔ کیلا کھاتے ہوئے بھی کھانے کے آداب کو ملحوظ رکھا جائے، کیلے کے بارے میں کوئی خاص ادب وارد نہیں ہوا۔

(سوال): کھانے کے اوپر سے کودنا کیسا ہے؟

(جواب): ایسا نہیں کرنا چاہیے، یہ آداب کے خلاف ہے۔

(سوال): جلی ہوئی روٹی کھانا کیسا ہے؟

(جواب): اگر روٹی زیادہ جلی ہے، تو یہ مضر صحت ہے، لہٰذا اسے نہیں کھانا چاہیے، اگر معمولی جلی ہے، تو ایسی روٹی کھائی جا سکتی ہے، جلے ہوئے حصے کو نہ کھایا جائے، البتہ اس

بارے میں کوئی خاص حکم وارد نہیں ہوا۔

(سوال): کیڑے والے پھل کھانا کیسا ہے؟

(جواب): جائز نہیں، یہ مضرِ صحت ہیں۔

(سوال): پڑوسی کے درخت کی شاخیں ہمارے گھر پر پڑتی ہیں، اس کے درخت کا پھل ہمارے گھر گر جاتا ہے، کیا ہمارے لیے وہ پھل کھانا جائز ہے؟

(جواب): پڑوسی سے اجازت طلب کر لینی چاہیے، ورنہ عرفی اجازت کافی ہے۔ پھل کھانے میں کوئی حرج نہیں۔

(سوال): کیا پانی پینے کی کوئی خاص دعا منقول ہے؟

(جواب): کھانے پینے کی اکھٹی مسنون دعائیں بہت سی ہیں، مگر صرف پانی پینے کی کوئی خاص دعا ثابت نہیں۔

(سوال): کیا پانی سر ڈھانپ کر پینا مسنون ہے؟

(جواب): مسنون نہیں ہے۔

(سوال): کیا پانی تین سانس میں پینا مسنون ہے؟

(جواب): جی ہاں۔

❁ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا، وَيَقُولُ : إِنَّهٗ أَرْوٰى وَأَبْرَأُ وَأَمْرَأُ، قَالَ أَنَسٌ : فَأَنَا أَتَنَفَّسُ فِي الشَّرَابِ ثَلَاثًا .

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مشروب پیتے ہوئے تین سانس لیتے تھے اور فرماتے: یہ

طریقہ زیادہ سیر کرنے والا، زیادہ مفید ومحفوظ اور زیادہ مزیدار ہے۔انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں: میں بھی پیتے ہوئے تین سانس لیتا ہوں۔''

(صحیح مسلم : 2028)

(سوال): بوتل کو منہ لگا کر پینا کیسا ہے؟

(جواب): درست ہے۔

(سوال): کھانا کھاتے ہوئے درمیان یا بعد میں پانی پینا کیسا ہے؟

(جواب): شرعاً کوئی حرج نہیں، البتہ اطباء اس سے منع کرتے ہیں۔

(سوال): نئے مکان کی خوشی میں لوگوں کی دعوت کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے، یہ عرفی معاملہ ہے، شریعت نے اس سے منع نہیں کیا۔

(سوال): درس نظامی سے فراغت کے وقت دعوت کرنا کیسا ہے؟

(جواب): جائز ہے، کوئی شرعی قباحت نہ ہو، تو۔

(سوال): دعوت میں طفیلی کا کیا حکم ہے؟

(جواب): دعوت میں کوئی طفیلی ساتھ لگ جاتا ہے تو دعوت دینے والے سے اس کے کھانے کے لئے اجازت لینی چاہیے۔

❁ سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں:

''جماعت انصار میں ایک صاحب تھے جنہیں ابوشعیب کہا جاتا تھا، ان کے پاس ایک غلام تھا، یہ غلام گوشت بیچتا تھا، سیدنا ابوشعیب رضی اللہ عنہ نے اسے کہا: کھانا تیار کرو، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سمیت پانچ آدمیوں کی دعوت کا ارادہ ہے، چنانچہ وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو چار ساتھیوں کے ہمراہ بلا کر لائے، ان کے ساتھ ایک

صاحب بھی چلنے لگے تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ہم پانچ آدمیوں کی تم نے دعوت کی تھی مگر یہ صاحب بھی ہمارے ساتھ آ گئے ہیں، چاہو تو انہیں اجازت دے دو، چاہو تو منع کر دو، سیدنا ابو شعیب رضی اللہ عنہ نے کہا: میں نے انہیں بھی اجازت دے دی، محمد بن یوسف بیان کرتے ہیں کہ میں نے محمد بن اسماعیل سے سنا، وہ بیان کرتے ہیں کہ جب لوگ دسترخوان پر بیٹھے ہوں تو انہیں اجازت نہیں کہ ایک دسترخوان والے دوسرے دسترخوان والوں کی چیز اٹھا کر دسترخوان پر رکھ لیں، البتہ ایک ہی دسترخوان پر شرکا کو اس میں سے کوئی چیز دینے اور نہ دینے کا اختیار ہے۔''

(صحيح البخاري : 5434؛ صحيح مسلم : 2036)

سوال: مندرجہ ذیل روایت کی استنادی حیثیت کیا ہے؟

❀ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی ہے:

مَنْ دُعِيَ فَلَمْ يُجِبْ فَقَدْ عَصَى اللّٰهَ وَرَسُولَهُ، وَمَنْ دَخَلَ عَلٰى غَيْرِ دَعْوَةٍ دَخَلَ سَارِقًا وَخَرَجَ مُغِيرًا .

''جس کو کھانے کی دعوت دی گئی اور اس نے قبول نہ کی، تو اس نے اللہ اور اس کے رسول کی نافرمانی کی اور جو بغیر دعوت کھانے میں شریک ہو گیا، وہ چور کی حیثیت سے داخل ہوا اور لوٹ مار کرنے والا بن کر باہر نکلا۔''

(سنن أبي داود :3741)

جواب: سند ضعیف ہے۔

① ابان بن طارق مجہول ہے۔

❁ اسے امام ابوداود رحمہ اللہ نے ''مجہول'' کہا ہے۔

❁ امام ابوزرعہ رحمہ اللہ نے بھی ''مجہول'' کہا ہے۔

(الضّعفاء : 522/2)

اس کی توثیق ثابت نہیں۔

② درست بن زیاد قزاز ''ضعیف'' ہے۔

❁ مذکورہ حدیث کے متعلق امام ابن عدی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

لَیْسَ لَہٗ أَنْکَرُ مِنْ ھٰذَا الْحَدِیثِ .

''ابان کی اس حدیث سے زیادہ منکر روایت کوئی نہیں۔''

(الکامل في ضعفاء الرجال : 70/2)

❁ امام عقیلی رحمہ اللہ نے اس روایت کو ''بے اصل'' قرار دیا ہے۔

(الضعفاء الکبیر : 161/2)

سوال: مندرجہ ذیل روایت کی سند کیسی ہے؟

❁ سیدنا سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو کھانا پیش کیا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے تناول فرمایا، واپسی کا قصد کیا تو فرمایا:

اَکَلَ طَعَامَکُمُ الْاَبْرَارُ وَاَفْطَرَ عِنْدَکُمُ الصَّائِمُونَ وَصَلَّتْ عَلَیْکُمُ الْمَلَائِکَۃُ .

''آپ کا کھانا نیک لوگ کھائیں، روزے دار آپ کے پاس افطاری کرتے رہیں، فرشتے آپ کے لئے دعائے رحمت کریں۔''

(شرح مشکل الآثار للطحاوی : 1577؛مسند البزار (کشف الاستار : 2007)،

(السّنن الکبریٰ للبیهقی : 287/7)

(جواب): اس کی سند حسن ہے۔

(سوال): عاشورا کے دن کو خاص کر کے گھر والوں کو عمدہ کھانا کھلانا کیسا ہے؟

(جواب): ثابت نہیں، کسی عمل کو کسی دن کے ساتھ خاص کرنا شریعت کا وظیفہ ہے، کسی کو حق نہیں کہ وہ کسی عمل کو کسی دن کے ساتھ خاص کرے۔

عاشورا کے دن اہل وعیال پر فراوانی کرنے کے بارے میں مروی روایات ضعیف وغیر ثابت ہیں۔

❀ سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے منسوب ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

مَنْ وَسَّعَ عَلٰى عِيَالِهٖ يَوْمَ عَاشُورَاءَ وَسَّعَ اللّٰهُ عَلَيْهِ فِي سَائِرِ سَنَتِهٖ .

''جس نے عاشوراء کے دن اپنے اہل وعیال پر وسعت کی، اللہ تعالیٰ اسے سارا سال وسعت عطا کردے گا۔''

(المعجم الكبير للطّبراني : 10007، شعب الإيمان للبيهقي : 3513)

جھوٹی روایت ہے۔

① ہیصم بن شداخ سخت ضعیف ہے۔

② علی بن ابی طالب بزاز مجروح راوی ہے۔

③ اعمش کا عنعنہ ہے۔

❀ حافظ ذہبی رحمہ اللہ نے اس حدیث کو من گھڑت قرار دیا ہے۔

(میزان الاعتدال : 158/3)

یہ حدیث دیگر صحابہ سے بھی مروی ہے، مگر وہ تمام سندیں بھی ضعیف ہیں۔

سوال: انشورنس کمپنی میں کام کرنے والے کی دعوت قبول کرنا کیسا ہے؟

جواب: انشورنس کمپنی میں ملازمت جائز نہیں، یہ سود اور جوا پر تعاون ہے، اس کی کمائی جائز نہیں، مگر حرام کمائی والی کی دعوت قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں۔

❁ حارث بن سوید رحمہ اللہ بیان کرتے ہیں:

''ایک شخص سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کے پاس آیا، کہنے لگا: میرا ایک پڑوسی ہے، جتنا میں جانتا ہوں، اس کی کمائی حرام ہے، وہ مجھے (کھانے کی) دعوت دیتا ہے، میں یہ دعوت قبول کروں، تو حرج محسوس کرتا ہوں (کیونکہ اس کی کمائی حرام ہے) اور دعوت قبول نہ کروں، تو پھر بھی حرج محسوس کرتا ہوں (کہ وہ کیا خیال کرے گا کہ میری دعوت قبول کیوں نہیں کی)۔ تو سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے فرمایا: آپ دعوت قبول کریں، اس کی حرام کمائی کا گناہ اس کے سر ہے۔''

(السّنن الكبرىٰ للبيهقي : 535/5، وسندهٗ حسنٌ)

سوال: جو کھانا تحفہ میں ملا ہو، اسے فروخت کرنا کیسا ہے؟

جواب: جسے تحفہ دیا جائے، وہ اس کا مالک بن جاتا ہے، وہ اس میں مکمل تصرف کا اختیار رکھتا ہے، لہٰذا وہ تحفہ میں ملے کھانے کو شرعاً فروخت کرسکتا ہے، مگر عرف میں اسے اچھا نہیں سمجھا جاتا، اس لیے بغیر کسی مجبوری کے ایسا نہیں کرنا چاہیے۔

سوال: بینک ملازم کی دعوت قبول کرنا کیسا ہے؟

جواب: جائز ہے، حرام کمائی کا گناہ بینک ملازم کے سر ہے۔